مصر میں پھانسی کی سزاؤں کی نئی لہر

محمد عبداللہ ○

۴مارچ ۲۰۲۴ء مصر کی ’اسٹیٹ سیکورٹی کریمنل کورٹ‘ نے اخوان المسلمون کے چوٹی کے آٹھ رہنماؤں کو سزائے موت سنادی۔ سزا پانے والوں میں اخوان المسلمون کے ۸۰ سالہ مرشد عام ڈاکٹر محمد بدیع [پ: ۷/اگست ۱۹۴۳ء]، قائم مقام مرشد عام محمود عزت کے علاوہ ڈاکٹر محمود بلتاجی، اُمورنوجوانان کے سابق وزیر اسامہ یاسین، صفوت حجازی، عاصم عبدالماجد اور محمد عبدالمقصود کے نام شامل ہیں۔

ان قائدین پر لگائے جانے والے الزامات:

— غیر قانونی قرار دی گئی جماعت کی قیادت کرنا، سرکاری کاموں میں مداخلت، شہریوں کی شخصی آزادیوں پر دست اندازی کرنا، ملکی سلامتی اور معاشرتی ہم آہنگی کو خطرے میں ڈالنا۔

— ایسی جماعت کا حصّہ ہیں جو حکومتی نظام کو بزور تبدیل کرنا چاہتی ہے جس نے فوجیوں اور فوجی تنصیبات پر، پولیس اور پولیس کی تنصیبات پر حملہ کیا ہے۔

— غیر قانونی قرار دی گئی جماعت کے لیے وسائل فراہم کرنا، افراد اکٹھے کر کے اجتماع کرنا، ارادۂ قتل عمد تاکہ اس کے ذریعہ دہشت پھیلائی جاسکے۔

— تشدد کا استعمال کرتے ہوئے عام ملازمین کو ہڑتال پر اکسانا، پبلک مقامات پر توڑ پھوڑ کر کے دہشت پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

— اسلحہ کی نمائش یا اسلحہ کے استعمال کا عملاً یا اشارۃً ذکر کرنا، تاکہ دہشت پھیلے اور امن وسلامتی

○ شعبہ اُمور خارجہ، منصورہ، لاہور

کو خطرہ لاحق ہو، ریاستی ذمہ داریاں ادا کرنے والے حکام کو متاثر کرکے انھیں ان کے فرائض کی بجا آوری سے روکا جاسکے۔

— النصر سٹریٹ پر لوگوں کو اکٹھا کرکے مذکورہ مقصد کے حصول کے لیے لوگوں کو ڈیوٹیاں تفویض کیں اور انھیں آتشیں اسلحہ اور چاقو اور خنجر وغیرہ فراہم کیے۔

طرفہ تماشا یہ ہے کہ ان لغو اور بیہودہ الزامات اور مقدمات کی بنیاد صرف اور صرف پولیس کی من گھڑت رپورٹس ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ مصر کا عدالتی نظام اس قدر بودا، بے بس، غیرشفاف اور لچر کیوں ہے کہ صرف پولیس کی یک طرفہ تفتیشی رپورٹ کی بنیاد پر ہی عمرقید اور پھانسی کی سزائیں سنائی جارہی ہیں۔

یاد رہے، مرشدعام کو سنائی جانے والی پھانسی کی یہ تیسری سزا ہے۔ ملک کے مختلف اضلاع کے درجنوں تھانوں میں درج ان کے خلاف دیگر کئی مقدمات میں انھیں پہلے ہی عمرقید کی کئی سزائیں سنائی جاچکی ہیں۔ سنائی گئی سزاؤں کو اگر جمع کرلیا جائے تو قید بامشقت کی یہ مدت ۲۱۰ برس بنتی ہے۔ اور ابھی ۲۳ کے قریب ایسے مقدمات ہیں، جو اپنے آخری مراحل میں داخل ہوچکے ہیں اور ان مقدمات کی متوقع سزاؤں کو بھی جمع کرلیا جائے تو ۸۵ برس قید کا مزید اضافہ ہوجائے گا۔

کیا اخوان المسلمون کے لوگ واقعی دہشت گردی اور دہشت زدگی کے ذریعہ اپنے اہداف ومقاصد کے حصول پر یقین رکھتے ہیں؟

اس کا بہترین جواب تو مرشدعام اخوان المسلمون نے جماعت کی طرف سے مصر کے اوّلین منتخب صدر مرسی کے خلاف فوجی بغاوت کے دنوں میں قاہرہ کے رابعہ عدویہ کے میدان میں مسلح مصری فوجی دستوں اور پولیس کی مسلح بھاری نفری کے سامنے ڈٹ کر دیا تھا:

سلمیتنا اقوی من الرصاص، ''ہماری پُرامن جدوجہد تمھاری گولیوں سے طاقت ور ہے''۔

اسی طرح جمعة الغضب میں میدان رمیسیس میں جب مرشدعام کے نوجوان بیٹے انجینئر عمار کو شہید [۱۶/اگست ۲۰۱۳ء] کیے گئے تو بھی انھوں نے کمال صبر، تحمل اور پہاڑوں جیسی برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے، اپنے رفقاء کو پُرامن جدوجہد ہی کا راستہ دکھایا اور اختیار کیا۔ پھر جب ان کے نہایت عزیز ساتھی اور رفیق ڈاکٹر محمود بلتاجی اپنی عزیز از جان بیٹی شہیدہ اسماء بلتاجی کا جنازہ

اُٹھا رہے تھے، تب بھی انھیں پُرامن رہنے کی تلقین کی۔ میدان رابعہ کو جب جنرل سیسی کی قیادت میں باغی فوج نے عملاً صدر مرسی کے حامیوں کے لیے قتل گاہ بنا دیا اور فی الحقیقت فوجی ٹینکوں اور مسلح دستوں کی طاقت استعمال کرتے ہوئے نہتے مظاہرین کو بیدردی سے شہید کیا جاتا رہا، تب بھی مرشدعام کے ہمراہ ساری قیادت پُرامن سیاسی جدوجہد کے موقف پر مضبوطی سے کھڑی رہی۔

اخوان کی ۳ جولائی ۲۰۱۳ء کی فوجی بغاوت کے بعد اپنی گرفتاری اور دس برس کی مسلسل قید تنہائی اور قید بامشقت کے بعد آج بھی جناب ڈاکٹر محمد بدیع کے پائے استقامت میں ذرہ سی بھی لغزش نہیں آئی اور قید و بند کی تمام صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کر رہے ہیں اور اپنے طرزِعمل سے دنیا پر واضح کرچکے ہیں کہ ہماری سیاسی جدوجہد پُرامن تھی، پُرامن ہے اور پُرامن رہے گی۔

مرشدعام کون ہیں؟

۱۹۹۹ء کی درجہ بندی کے مطابق سال کے سو بہترین عرب سائنس دانوں میں شمار کیے جانے والے ڈاکٹر محمد بدیع اس سے پہلے بھی کئی برس تک فوجی جیلوں میں قید و بند کی صعوبتوں کا سامنا کر چکے ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں سیدقطب شہید اور ان کے رفقاء کے ساتھ ساتھ انھیں بھی ۱۵ برس قید کی سزا سنائی گئی تھی جس میں دس برس کی قید بامشقت کاٹ کر ۱۹۷۴ء میں رہا ہوئے اور اسیوط یونی ورسٹی میں درس و تدریس شروع کی پھر زقازیق یونی ورسٹی میں پروفیسر رہے اور وہیں سے تدریس کے لیے یمن چلے گئے۔ جہاں انھوں نے عالم عرب کے بہترین ویٹرنری انسٹی ٹیوٹ کی بنیاد رکھی۔

۱۹۹۵ء میں ایک بار پھر گرفتار کر لیے گئے اور فوجی عدالت نے پانچ سال قید کی سزا سنائی اور ۲۰۰۳ء تک گرفتار رہے۔

صدر محمد مرسی حکومت کا تختہ اُلٹ کر جنرل سیسی کی قیادت میں مصری فوج نے اقتدار پر قبضہ کیا تو ۲۰/اگست ۲۰۱۳ء کو پھر گرفتار کر لیے گئے۔ اس بار ان پر ۴۸ مقدمات قائم کیے گئے اور اُس وقت سے مسلسل قید میں ہیں۔

اخوان المسلمون نے تازہ سزاوں کو انصاف کے ادنیٰ ترین درجہ سے بھی خالی قرار دیا ہے کہ نہ یہ عدل و انصاف کے تقاضوں پر پورا اترتی ہیں اور نہ شفافیت کا ادنیٰ درجہ ہی انھیں حاصل ہے۔

مصر کی انسانی حقوق کی ۱۳ تنظیموں جن میں 'ہیومین رائٹس واچ' اور قاہرہ مرکز برائے

حقوق انسانی پالیسی اسٹڈیز، بھی شامل ہیں کہا ہے کہ 'عرب بہار' میں مصری عوام کے بنیادی مطالبات اَلْخُبْزُ اَلْحُرِّیَّۃُ اَلْعَدَالَۃُ الاِجْتِمَاعِیَّۃ میں سے کوئی ایک مطالبہ بھی پورا نہیں ہوا۔ دوسری طرف سیاسی آزادیوں اور حقوق کی بیخ کنی کے لیے استبدادی روش جاری ہے اور معاشی بحران بد سے بدتر ہوتا چلا جارہا ہے۔ جنرل سیسی انتظامیہ نے شہری حقوق کی بیخ کنی کے لیے بدترین اور گھناؤنی روش اپنا رکھی ہے۔ قانون اور ساری عدلیہ کے ہاتھ پاؤں باندھ کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ حزب اختلاف کی آواز کو مکمل طور پر دبا دیا گیا ہے۔

جنرل سیسی حکومت نے عدلیہ اور سول انتظامیہ پر آمرانہ پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ سول سوسائٹی، اپوزیشن اور آزاد میڈیا پر نگرانی کے سخت پہرے بٹھا رکھے ہیں۔ جیلوں میں سیاسی قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی کے واقعات عام ہیں، حتیٰ کہ علاج معالجے کی سہولیات کے فقدان اور عدم فراہمی کی وجہ سے بدنامی جیل خانے میں ماہِ جنوری میں ۵، اور ماہِ فروری میں ۲ / اموات اور خودکشی کے کیسز بھی رپورٹ ہوئے ہیں۔ وفات پانے والوں میں عادل رضوان سابق ممبر پارلیمنٹ اور محمد شربینی معروف وکیل رہنما بھی شامل ہیں۔ پورے مصر پر دفعہ ۱۴۴ مسلسل نافذ ہے اور دو ماہ پیش تر ہونے والے نام نہاد صدارتی انتخابات ایک ڈھونگ سے زیادہ کچھ بھی نہ تھے۔

مصر کے حالات پر گہری نظر رکھنے والے ماہرین، مرشد عام اخوان المسلمون اور شوریٰ کے اراکین کو سنائی جانے والی ان سزاؤں کی ٹائمنگ کو بھی غزہ اور فلسطین کی صورت حال کے تناظر سے جوڑ کر دیکھ رہے ہیں۔ مرحوم صدر محمد مرسی نے غزہ پر اسرائیلی جارحیت کے جواب میں اپنی مشہور صدارتی تقریر میں کہا تھا: لَنْ نَتْرُكَ غَزَّةَ وَحْدَهَا، 'ہم غزہ کو ہرگز تنہا نہیں چھوڑیں گے'۔ اور کہا تھا: ''مصری عوام عرب بہار کی صورت میں اگر عشروں سے مسلط آمریتوں اور ان کے ظلم وستم کو اٹھا کر پھینک سکتے ہیں تو اسرائیلی تسلط اور ظلم کا جڑ سے خاتمہ بھی کر سکتے ہیں۔ تم ظلم و زیادتی اور جارحیت سے کبھی امن اور سلامتی نہیں حاصل کرسکو گے۔ جو خون تم بہا رہے ہو یہ تم پر لعنت بن کر برسے گا اور اس خون کے جواب میں علاقے کی ساری قومیں تمھارے خلاف متحرک ہوجائیں گی۔ ظالم اسرائیل سے کہتا ہوں تاریخ سے عبرت حاصل کرے''۔ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ اخوان کا یہی جرأت مندانہ موقف ہے، جسے اس موقع پر مزید دبانے کی کوشش کی گئی ہے!